فتاویٰ نذیریہ

شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی



ناشر

اہلحدیث اکادمی کشمیری بازار۔ لاہور

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ

حضرت شیخ الکل فی الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی م ۱۳۲۰ھ ۱۹۰۲ء

کے

مکتوبہ اور مصدقہ فتاوی کا بےنظیر مجموعہ

فتاوی نذیریہ

مبوّب ومترجم

جلد اوّل



ناشر

اہل حدیث اکادمی

کشمیری بازار لاہور

257

ن ذ ی - ف سلسلہ مطبوعات نمبر ۱۵

طابع .... شیخ محمد اشرف

ناشر .... اہلحدیث اکادمی لاہور

مطبع .... اشرف پریس لاہور

تاریخ اشاعت

طبع اول .... ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۴ء

طبع ثانی .... ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۱ء

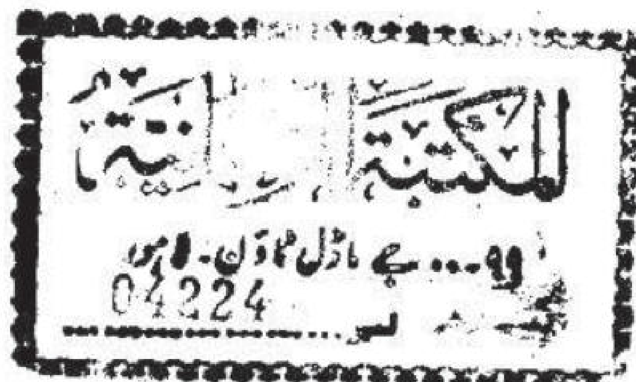
قیمت

جلد اول مجلد .... ۱۸ روپے

جلد دوم مجلد .... ۱۵ روپے

جلد سوم مجلد .... ۱۲ روپے

کامل سیٹ ۴۵ روپے



وهكذا رواه ابن ابي شيبة پس دریں حدیث بطریق شرط وجزا که آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیز ارشاد فرمودند که در ہمچو امور که از او تعالیٰ برائے رد و استرداد آن مدد می خوانند نیز از خود تعالیٰ استعانت باید نمود و از غیر وے نہ شاید، واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

حررہ سید محمد نذیر حسین عفی عنہ

سید محمد نذیر حسین

سوال:- اعتقاد داشتن باین وجہ که ذات سرور کائنات در حالت برزخ بر اقوال و احوال و عقاید مطلع و واقف اند و آن ذات شریف را بر ہمہ احوال امت اطلاع میرسد بای وجہ کان صحیح است یا نیست، اگر نیست کفر است یا فسق، ہرچہ نزد آن صاحب مقرر است بنویسند بسند معتبر و عبارت کتاب بعینہ فقط۔

الجواب:- اعتقاد داشتن بہ ہمچو مضمون سوال بای وجہ درست نیست، بلکہ بدعت و ضلالت است، پس این چنین ہرگز نہ شاید شرعاً زیرا که این از جملہ اعتقادیات است و در اعتقادیات علم و یقین پر ضرور است، و برین اعتقاد ہیچ دلیل شرعی که قابل حجت باشد یافتہ نشد پس چگونہ اعتماد و اعتقاد بلا دلیل شرعی بر آن کردہ شود لان الاعتقاد لا یحصل مع الظن بخلاف الاعمال کذا ذکر العلامۃ المولوی عبد العلی الکھنوی فی شرح تحریر الاصول لابن الھمام رحمۃ اللہ علیہما و مع ہذا مخالف و معارض آن عقیدہ در صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما من کتب الصحاح باسانید صحیحہ از چند صحابہ کبار بطرق متعددہ مروی است مرفوعاً عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیردن علی ناس من اصحابی

اس حدیث میں شرط اور جزا کے طور پر مضمون ادا کیا گیا ہے یعنی جب بھی کوئی ضرورت پیش آئے تو اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگے۔

سوال:- اس طرح کا عقیدہ رکھنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم برزخ میں امت کے تمام حالات کی اطلاع ہوتی رہتی ہے خواہ کسی طرح بھی ہو صحیح ہے یا نہیں؟ اگر صحیح نہیں ہے تو ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے یا فسق؟ جو بھی آپ کے نزدیک درست ہو تحریر فرما دیں۔

جواب:- اس طرح کا عقیدہ رکھنا کسی طرح بھی درست نہیں ہے، بلکہ بدعت اور گمراہی ہے، کیونکہ عقیدہ کے لئے کوئی قطعی دلیل ہونا چاہیے، اور ایسی کوئی دلیل موجود نہیں ہے، جیسا کہ مولانا عبد العلی لکھنوی نے ابن ہمام کی "تحریر الاصول" کی شرح میں لکھا ہے۔

اور پھر یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اس عقیدہ کے برخلاف صحیح بخاری، صحیح مسلم اور دیگر صحاح کی کتابوں میں بہت سے